THE ALFAZL QADIAN — نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں ...	عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	... کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام اڈیٹر
کاروباری امور سے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۸۹	مورخہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۲۲ء	یوم دوشنبہ	مطابق ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔ حضور ان دنوں ایک نہایت اہم تصنیف میں مصروف ہیں ✤

۱۲- اپریل ایک انگلش نو مسلمہ خاتون مسز حنیفہ (بیکسن) جو مڈوائف (دایہ گری) کی باقاعدہ تعلیم یافتہ ہیں۔ تشریف لائیں ✤

سید غلام مجتبیٰ صاحب جو ہانگ کانگ میں ملازم ہیں۔ اور اپنے بچوں کو چینی تعلیم اس نیت سے دلا رہے ہیں کہ چین میں تبلیغ احمدیت کر سکیں۔ چند ماہ کی رخصت پر آ گئے ✤

نظم
قادیان میں رمضان

نوحؑ کی کشتی میں ہوں یا جنت الماویٰ میں ہوں
آجکل رمضان ہے میں اک نئی دنیا میں ہوں
بات کیوں پردے میں رکھوں صاف ہی کہہ دوں نہ کیوں
قادیاں دار الاماں میں بستی بیضا میں ہوں
اک نئے عالم میں کرتا ہوں بسر لیل و نہار
مسجد نبوی میں گاہے مسجد اقصیٰ میں ہوں
ایک دن وہ تھے کہ ملتی سونگھنے کو بھی نہ تھی
رات دن مشغول اب تو ساغر و مینا میں ہوں
بیٹھتا ہوں میں جو دربار خلافت میں کبھی
یہ سمجھتا ہوں کہ گویا محفل مرزا میں ہوں
اک نظر مجھ پر بھی ہو اے آفتاب حسن و عشق
ان دنوں میں بھی تو بیٹھا آپ کے سایہ میں ہوں
ضبط کی طاقت نہیں اے لذت افشائے راز
کیا کروں ہر وقت فکر ملت بیضا میں ہوں
وہ گل مقصود پائینگے میرے گلزار سے
کیا ہوا گر خار سا میں دیدۂ اعدا میں ہوں
میں کہاں اور جلوۂ جاناں ان آنکھوں سے کہاں
کوئی بتلاؤ کہ بیداری ہے یا رویا میں ہوں
دل میں جو آتا ہے کہہ دونگا کہ میں مجبور ہوں
دوستو مجنوں میں عشق شہ بطحا میں ہوں
یوسف ثانی نگاہوں میں میری پھرنے لگا
کیا زلیخا کی طرح میں بھی کہیں رویا میں ہوں

اخبار احمدیہ

ہائی سکول قادیان کی فیصدی کا نتیجہ

اس سال امتحان میٹرک میں ہمارے سکول سے ۲۶ طلباء نے امتحان دیا تھا۔ جنہیں سے ۱۹ پاس ہوئے ہیں۔ جن کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

۱۔ عنایت اللہ احمدی ولد چودہری مولا بخش صاحب چک ۳۵ — ۳۲۸
۲۔ عبد الرحمن ولد حضرت مولوی شیر علی صاحب — ۲۸۶
۳۔ محمود حسن احمدی ولد میاں فضل الٰہی صاحب فیض اللہ چک — ۲۶۲
۴۔ اکبر علی احمدی ولد رجب علی (غیر احمدی) سوجانپور — ۲۶۴
۵۔ مرزا رشید احمد ولد خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب — ۳۲۳
۶۔ محمد یوسف احمدی ولد حاجی غلام جبار صاحب بریلی — ۳۳۰
۷۔ نذیر احمد احمدی ولد بابو فقیر علی صاحب — ۳۴۵
۸۔ نذیر احمد خان احمدی ولد فضل کریم صاحب فیض اللہ چک — ۳۲۸
۹۔ فضل کریم احمد احمدی ولد حکیم نور احمد صاحب لودہی ننگل — ۴۱۷
۱۰۔ غلام احمد احمدی ولد بابو نیاز احمد صاحب گجرانوالہ — ۳۵۹
۱۱۔ عبد الحمید احمدی } رشتہ داران ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب — ۲۹۴
۱۲۔ عبد الواحد احمدی } — ۳۳۹
۱۳۔ محمد اسمٰعیل احمدی ولد بابو عطا محمد صاحب جہلم — ۳۰۳
۱۴۔ عبد الجلیل خان احمدی بھاگلپوری — ۲۹۳
۱۵۔ عزیز احمد احمدی ولد چودہری محمد حسین صاحب صدر قانونگو — ۳۴۳
۱۶۔ محمد تقی احمدی رشتہ دار چودہری غلام محمد صاحب بی اے — ۳۴۷
۱۷۔ حمید اللہ خان احمدی ولد عنایت اللہ صاحب پٹواری — ۳۴۴
۱۸۔ حبیب الرحمن احمدی ولد نبی بخش صاحب برادر فضل الرحمن صاحب مبلغ افریقہ — ۳۰۵
۱۹۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب (گورداسپوری) — ۴۰۵

مصر میں ذریعہ تجارت

گذشتہ پرچہ میں اس عنوان سے جو خبر شایع ہوئی ہے اس میں شیخ محمود احمد صاحب مبلغ مصر کا نام رہ گیا ہے۔ جو صاحب مصر سے ان کے ذریعہ تجارتی تعلقات پیدا کرنا چاہیں۔ وہ حسب ذیل پتہ پر ان سے خط و کتابت کریں:۔

شارع خیرت ۔ مکان نمبر ۱۹ ۔ قاہرہ ۔ مصر

ولادت

شیخ ابراہیم علی صاحب ابن شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں ۱۶ راپریل کو دوسرا بیٹا تولد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد یحییٰ نام رکھا اللہ تعالیٰ اسم بامسمّٰی کرے احباب دعا کریں۔

(۲) محمد خضر میر صاحب احمدی کشمیری کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ احباب اس مولود کی درازی عمر [illegible]

فوت ہو گئے ہیں ۔ اسے چاہیئے کہ فوراً گھر آجائے۔ ناصر الدین چک نمبر ۴۳۳ ۔ ڈاکخانہ بورالہ (لائلپور)

اعلان نکاح

بتاریخ ۲۶ ۔ اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۔ نے عطاء اللہ ولد مولوی محمد عبد اللہ صاحب احمدی ملازم نہر مردان کا نکاح فاطمہ بنت فضل دین صاحب احمدی سب اوورسیر ملٹری ورکس ضلع پشاور سے ایک ہزار روپیہ پر پڑھکر اعلان فرمایا ۔ ناظر امور عامہ ۔ قادیان ۔

درخواست دعا

حاجی مستری محمد موسیٰ صاحب اینڈ سنز کی اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں ۔ ان کی صحت کیلئے دعا کی جائے ۔ محبوب عالم احمدی مینجر ایم موسیٰ اینڈ سنز لاہور ۔ (۲) بندہ ماہ جون کو عید پڑھکر ملک آسٹریلیا کو جاویگا ۔ سب احمدی بھائی میرے لئے دعا فرماویں ۔ خدا مجھے صحیح سلامت وہاں پہنچاوے ۔ اور ایمان بخشے ۔ شادی خان احمدی از گجرات ۔ (۳) خاکسار کا لڑکا قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے ۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے ۔ خاکسار فضل کریم انگلش ٹیچر اسلامیہ سکول لدھیانہ ۔

درخواست جنازہ

بندہ کی اہلیہ سعیدہ بی بی بقضائے الٰہی اس جہان فانی سے دار بقا کو رحلت کر گئی ۔ مرحومہ قرآن مجید اور بخاری وغیرہ سلسلہ عالیہ کی تبلیغی خدمت کے لئے پڑھ رہی تھی ۔ احباب جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت کریں ۔ خاکسار محمد حسین ہیڈ کلرک دفتر تعلیم جھنگ ۔ (۲) مولوی عبد الصمد صاحب احمدی بانڈہ پور کشمیر میں فوت ہو گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے ۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ۔ عبد الغفار خان برنی امرتسر ۔ (۳) نیاز منڈ کی بیوی فوت ہو گئی ہے ۔ انا للہ ۔ احباب مرحومہ کا جنازہ غائب [illegible]

تلاش گمشدہ

میرے ایک دوست کا بھائی بنام محمد ایوب خان ولد مرزا غلام حیدر خان چک نمبر ۲۹۹ ۶ ضلع ... ماہ سے گم ہے ۔ اس کا کوئی پتہ نہیں ۔ اگر کسی بھائی کو معلوم ہو تو اطلاع دیں ۔ ... عزیز مذکور کے والد مرزا غلام حیدر خان [illegible]

بیعت خلافت

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عاجز نے قریباً سنہ ۱۹۰۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کی تھی ۔ اور پھر آنحضرت کی وفات پر حضرت نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول سے بھی بیعت کی تھی ۔ مگر جب حضرت خلیفۃ المسیح اول کی وفات ہوئی ۔ تو اختلاف واقع ہونے پر خاکسار عملی رنگ میں دونوں فریق سے الگ رہا ۔ مگر مسجد احمدیہ پشاور کے تعمیر ہونے پر جب مسجد میں باقاعدہ نماز پڑھنے آنے جانے لگا تو فریقین کے خیالات کے معلوم کرنے اور موازنہ کرنے کا موقعہ ملا ۔ اور یہ معلوم کر کے کہ :۔

جناب مولوی محمد علی اور ان کے دوست حضرت مسیح موعود کی نبوت اور رسالت سے ہی منکر ہو گئے ۔ اور ان کا ماننا نہ ماننا یکساں جانتے ہیں ۔ اور غیر احمدیوں اور احمدیوں میں جو خصوصیات حضرت صاحب نے مقرر کئے تھے ۔ سراسر دور کر دئے ہیں تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی یعنی آپ حضرت محمد رسول اللہ کو شارع رسول اور قرآن شریف کو شریعت اور حضرت مسیح موعود کو متبع اور مطیع نبی اور رسول ماننے میں ۔ اور احمدیوں کو غیر احمدیوں سے امتیاز اور خصوصیت دربارۂ نماز جنازہ وغیرہ قائم رکھنے میں حق پر ہیں ۔

پس میں نے اپنا سابقہ عقیدہ حضرت مسیح موعود کے زمانے کا اور حضرت خلیفہ اول کے زمانے کا آپ کے موجودہ عقیدہ کے مطابق پایا ۔ اور اسبات کو ضروری جانکر کہ کوئی جماعت بغیر امام کے اور بغیر مرکز کے نہیں ہو سکتی اور خدا کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے ۔ جماعت سے الگ ہونا پسند نہ کیا اور جماعت میں منسلک ہونے کے واسطے میں آپ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کرتا ہوں ۔ حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ گذشتہ کوتاہیاں معاف فرمائے ۔ اور آئندہ مجھے اور میری اولاد کو مخلص احمدی بننے کی توفیق دے ۔ اور رزق حلال کے کمانے میں ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۵ مئی ۱۹۲۳ء

روزے کی خوبیاں

قرآن مجید کے متعلق آیا ہے۔ کہ یہ کتاب حکیم ہے۔ یعنی جس قدر احکام اس میں بیان ہوئے ہیں۔ وہ سب کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہیں۔ اور کوئی حکم ایسا درج نہیں۔ جو حکمت سے خالی ہو۔ اور ہمارے فائدہ کے لئے نہ ہو۔ آج کل چونکہ ماہ رمضان گذر رہا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ؎

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ یعنے اے مسلمانو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔ جیسا کہ تم سے پہلی اُمتوں پر بھی اللہ تعالےٰ نے روزے فرض کئے تھے۔ اس کے متعلق سوال پیدا ہوتا تھا کہ اس حکم کی بنا کس حکمت پر مبنی ہے۔ جواب میں ارشاد ہوتا ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ یعنے اس کا یہ فائدہ ہے کہ تم متقی بنو گے۔ یعنے روزے کے ذریعہ اور بہت سی نیکیوں کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور بہت سی خوبیاں انسان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس ہم کو لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ نے روزہ کی حکمت یہ بتائی۔ کہ وہ بہت سی نیکیوں اور خوبیوں کا موجب ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اور کیا خوبی ہوگی کہ اس پر عمل کرنے سے بیسیوں نیکیاں انسان کرنے لگتا ہے۔ اب ہم غور کرتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ اس سے کون کون سی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ بطور نمونہ تین خوبیاں پیش کی جاتی ہیں ؎

پہلی خوبی تو یہ ہے۔ کہ جب انسان کو یہ مشق ہو جاتی ہے کہ وہ ایک ماہ تک گرمی کے دنوں میں باوجود سخت پیاس کے اور گھر میں ٹھنڈے پانی اور شربت کے موجود ہونے کے۔ صرف خدا کے خوف کی وجہ سے اپنی پیاس نہیں بجھاتا اور تکلیفیں اٹھا کر پیاسا دن خدا کے حکم کو بجا لانے کے لئے پیاس میں گذار دیتا ہے۔ تو ایسے شخص سے یہ ناممکن ہونا چاہیئے کہ کبھی بوقت ضرورت کے موقعہ پر کسی غیر کی پینے کی چیزیں ناجائز طور پر پی لے۔ یا اسی طرح جو شخص باوجود شدت بھوک کے اپنے گھر کا کھانا محض روزہ کی خاطر نہیں کھاتا۔ اس کے متعلق ہم کس طرح تسلیم کر لیں کہ وہ غیر کا مال ناجائز طور پر استعمال کر لیگا۔ غرض پہلی خوبی روزہ سے یہ پیدا ہوتی ہے کہ انسان غیر کے مال میں تصرف کرنے سے رک جاتا ہے۔ کیونکہ ایک ماہ تک لگاتار اس کو مشق کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنی چیزیں بھی خدا کے لئے چھوڑ دے۔ تاکہ بقیہ گیارہ مہینہ اس کو یہ بات مدنظر رہے۔ کہ اس نے غیر کے مال کو ہاتھ نہیں لگانا۔ یہی وجہ ہے کہ جن آیات میں روزہ فرض کیا گیا ہے۔ ان کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ یعنے اے لوگو! ہم نے تم کو روزہ میں اپنے جائز مال سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا۔ اس کی غرض یہ ہے کہ تم غیروں کے ناجائز مال لینے سے بچو ؎

دوسری خوبی یہ ہے کہ انسان کا یہ قاعدہ ہے۔ جب تک کوئی بیماری یا مصیبت اس پر وارد نہ ہو اس کا صحیح تصور وہ نہیں کر سکتا۔ ایک امیر آدمی جسے بھوک کے وقت کھانا اور پیاس کے وقت پانی اور سردی و گرمی کے وقت کپڑے اور عمدہ مکان میسر ہوں۔ وہ کما حقہ تصور ہی نہیں کر سکتا۔ کہ فقیر پر بھوک کے وقت روٹی نہ ملنے سے کیا حالت گذرتی ہے۔ اور اس کے بھوکے بیوی بچوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ اسی طرح سردیوں میں کپڑے نہ ہونے سے مفلوک الحال ننگوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اور سردیوں کی قیامت خیز راتیں کس طرح گذرتی ہیں۔ غرض امیروں اور خوش حال لوگوں کو اپنی سوسائٹی کے لاکھوں مفلوک الحال لوگوں کی تکلیفوں کا احساس نہیں ہوتا۔ جس کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ان کی خبرگیری کی طرف متوجہ بھی نہیں ہوتے۔ اس لئے شریعت اسلامیہ نے سال میں ایک ماہ کے روزے مقرر کر کے بادشاہوں امیروں اور خوشحال لوگوں کو محسوس کرایا ہے کہ دیکھو روزہ رکھ کر ایک ماہ تک جو بھوک اور پیاس کی تم نے تکلیفیں برداشت کیں۔ یہ تکلیفیں تمہارے غریب بھائی بارہ مہینہ برداشت کرتے ہیں۔ تم کو تو مغرب کی اذان کے بعد انواع و اقسام کی کھانے پینے کی چیزیں مل جاتی ہیں۔ مگر مفلوک الحال لوگ تو بھوک پیاس ہی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اسلئے اب جبکہ تم کو ان کی تکلیف کا احساس روزہ رکھ کر پیدا ہو گیا ہے تمہیں ان غریب بھائیوں کی امداد کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور ان کی بھوک پیاس کو دور کرنا چاہیئے۔ بس دوسری خوبی یہ ہے۔ کہ اُمرار روزہ رکھ کر اپنے غریب بھائیوں کی بھوک پیاس کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کو لازماً تحریک ہوگی کہ وہ غربار کی تکلیفوں کو دور کریں۔ اور اس طرح سوسائٹی [illegible] ایک طرح [illegible] ہو جائیگی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں تمام مہینوں سے زیادہ صدقہ و خیرات کرتے تھے۔

تیسری خوبی یہ ہے کہ دنیا ایسا مقام ہے۔ جس کے نہ آرام اور نہ بے آرامی کسی کا بھی اعتبار نہیں۔ اس کی ہر بات کو زوال ہے۔ اس کے کسی رنگ میں بھی استقلال نہیں۔ کل ایک شخص جو امیر تھا۔ آج غریب ہے۔ اور آج جو تندرست ہے ۔ اس کا کل کسی سخت مرض میں مبتلا ہو جانا کوئی جائے تعجب نہیں۔ غرض ہر وقت عسر و یسر کا سلسلہ لگا رہتا ہے اسلئے اُمرار اور خوشحال لوگ جو مشقتوں کے عادی نہیں ہوتے۔ اور بھوک و پیاس کی تکلیف نہیں سہ سکتے ان کو خیال کرنا چاہیئے کہ اگر خدانخواستہ ان کی امارت پر زوال آجاوے۔ اور وہ تنگدست ہو جاویں تو کیا وہ بھوک و پیاس کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ ہر شخص جو آج نعمتوں میں گھرا ہوا ہے وہ کل کی غریبی کے لئے بھی تیار رہے۔ اسی غرض سے شریعت اسلامیہ نے ہر مسلمان پر روزہ فرض قرار دیا۔ تاکہ اُمرار اور متوسط درجہ کے لوگ ایک ماہ تک ہر قسم کی تکلیفیں برداشت

کرنے کے عادی ہو جاویں۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی ایسا زمانہ آئے کہ ان کے تمول میں زوال آوے تو وہ اس مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کر سکیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ وہ غربت کی مصیبت سے ہلاک ہو جاویں۔ سو یہ بھی روزہ میں ایک خوبی ہے کہ دنیا کے تبدل و تغیر کی مصیبتوں کے مقابلہ کی طاقت عطا کرتا ہے۔

غرض بطور نمونہ یہ تین خوبیاں اسوقت لکھی جاتی ہیں ؛

سید محمد اسحٰق قادیان

احمدیت کی اشاعت

آریہ اخبار پرکاش (۳۰ اپریل) لکھتا ہے :-

"۲۴ اپریل کے الفضل نے ایک نقشہ شائع کیا ہے جس میں دنیا بھر کے وہ مقامات دکھلائے گئے ہیں۔ جہاں احمدیت اور احمدی تبلیغ اسلام کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ اس نقشہ میں امریکہ، انگلستان۔ جاپان۔ آسٹریلیا۔ ماریشس۔ ایران۔ کابل وغیرہ کئی کئی مقامات دکھلائے گئے ہیں۔ جہاں احمدیت کا پرچار ہو چکا ہے۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ ان مقامات میں جو اس نقشہ میں دکھلائے گئے ہیں۔ کسقدر پرچار احمدیت کا ہوا ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ احمدی تمام ممالک میں اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ کیا اس احمدی کا جوش قابل داد نہیں۔ جس نے یہ نقشہ تیار کیا ہے۔"

دوسرے لوگ ہمارے متعلق خواہ کچھ کہیں لیکن ہم نے دنیا کے نقشہ میں جو یہ بتایا ہے کہ فلاں فلاں ممالک میں احمدیت اور احمدی مبلغ پہنچ چکے ہیں۔ یہ اسلئے نہیں ہے کہ ہم اسپر فخر کریں۔ دوسروں سے تعریف کرائیں۔ بلکہ اسلئے شائع کیا ہے۔ کہ تا ہماری جماعت کو معلوم ہو کہ ہم نے اپنے ذمہ ساری دنیا کی اصلاح کا جو کام لیا ہے۔ اس کا بہت بڑا حصہ ابھی باقی پڑا ہے۔ اور اسے سرانجام دینے کے لئے ہمیں اپنی رفتار عمل کو نہایت تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض ممالک میں احمدیت کا نام پہنچ جانا یا چند افراد کا احمدی ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں جسپر ہم فخر کر سکیں۔ ہمارے لئے فخر کا وقت وہ ہوگا۔ جب حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد پورا ہو گا کہ صفحۂ دنیا پر احمدیت ہی احمدیت پھیل جائیگی۔ اور دوسرے مذاہب ٹوٹ جائینگے یا نہایت

کسمپرسی کی حالت میں ہونگے ؛

ریاست حیدر آباد میں مسلمانوں کی مذہبی حالت

حیدر آباد دکن ایک بہت بڑی اسلامی ریاست ہے اور امید کیجا سکتی ہے کہ وہاں کی مسلمان آبادی اسلامی شعار کی پابند ہوگی۔ لیکن ضلع عثمان آباد کی رپورٹ امور مذہبی بابت ۲۱-۱۹۲۰ء کے ان اقتباسات کو پڑھکر جو ۲۳-اپریل کے "وکیل" میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ امید باطل ہو جاتی ہے مثلاً لکھا ہے کہ :- "تلجاپور کے مسلمان بھوانی کے درشن کرتے ہیں" اور وجہ یہ بتائی ہے کہ :-

"بعض اعلیٰ حکام جب بغرض دورہ عثمان آباد آتے ہیں تو ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ جمعہ کی نماز ترک کر کے بھوانی کے مندر کو جاتے ہیں۔ جس سے مسلمان طبقہ جہال کی نظر میں دیوی کا تقدس بڑھ جاتا ہے۔"

پھر لکھا ہے :- "رمضان المبارک میں بغرض دورہ تلجاپور راقم کلم کے ... کا اتفاق ہوا۔ منع آری تعلقہ تلجاپور کے قاضی صاحب طلب کئے گئے جو پان چباتے ہوئے ہاتھ میں چاندی کے کڑے گلے میں طوق پہنے تشریف لائے۔ جوان۔ قوی ہیکل۔ عند الاستفسار ترک صوم کا یہ عذر پیش کیا کہ پان کے ساتھ دوائی استعمال کرتا ہوں۔"

اسی رپورٹ میں مسجدوں کے متعلق لکھا ہے :-

"سینکڑوں معابد ایسے پائے جاتے ہیں جہاں گدھے لوٹ رہے ہیں۔ اور غالباً یہ کہنا مبالغہ آمیز تصور نہ ہوگا کہ بعض صورتوں میں مسکن زاغ و زغن ہونے کے سوا بیلوں اور مویشی کے طویلوں کے طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں۔"

یہ باتیں اس لحاظ سے اور بھی قابل افسوس ہیں۔ کہ امور مذہبی کے متعلق ایک خاص صیغہ جسپر کافی خرچ ہوتا ہے۔ اسبارے میں کوئی نمایاں کارروائی نہیں کر رہا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ عیسائیوں کے علاوہ آریوں نے بھی مسلمان خاندانوں کو مرتد کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں آریہ اخبارات میں ایک دولتمند خاندان کے لڑکے لڑکیوں کو آریہ بنانے کی خبر فخر کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ ہم اعلیٰحضرت نظام کی ریاست کی خدمت میں نہایت ادب و نگزاری کے ساتھ گذارش کرینگے کہ جس طرح وہ اپنی رعایا کے جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کے ذمہ وار ہیں۔ اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ انکی مذہبی حالت کے ذمہ وار ہیں۔ اسلئے دنیاوی امور میں بہتری کی تجاویز زیر عمل لانے کے ساتھ ہی مذہبی پہلو کا بھی خاص طور پر انتظام ضروری ہے۔ اور جو لوگ یہ فرض انجام دینا چاہیں۔ ان کیلئے خاص رعایات اور سہولتیں مہیا فرمانی چاہییں ؛

"زمیندار" اور "بندے ماترم"

معاصر "زمیندار" نے ان لوگوں کو جو "زیر سایہ برطانیہ" آزادی حاصل کرنا اپنا نصب العین قرار دیتے ہیں "بدطینت" "خود غرض" "تنگدل" اور "قوم فروش" قرار دیتے ہوئے مثال میں اخبار "بندے ماترم" کو پیش کیا ہے۔ جو اس کے نزدیک "ترک موالات کو مبنی بر صداقت قرار دینے کا دعویدار ہے" اور لکھا ہے :- "ہمیں اس خیال سے اختلاف ہے۔ اور شدید اختلاف ہے۔ ہم اسے غلامی۔ تعبد۔ ہندوستان کی ذلت اور تمام قوم ہند کی توہین تصور کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم اپنے ان پناہ گیران سایہ برطانیہ سے یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ اہل ہند کو کون سلطنت برطانیہ سے ملحق رہنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اور اسے ایسا کہنے کا کیا حق ہے۔"

(زمیندار ۶ مئی ۲۲ء)

"بندے ماترم" ۷ مئی ۱۹۲۲ء نے جواب میں جو کچھ لکھا ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ :- (۱) "برطانیہ سے برضا تعلق رکھنے کا خیال انگریزی حکومت ہند سے تعاون نہیں ہے۔"

(۲) "ہمارا مضبوط خیال ہے کہ ہمیں ہندوستانی مفاد کیلئے برطانیہ کے تعلق کی ضرورت ہے۔ کم از کم فی الحال۔"

(۳) "کانگرس نے فی الحال صرف حریت کامل کو ہندوستان کا نصب العین قرار نہیں دیا۔"

جب تمام سیاسی تحریکات کانگریس کی راہ نمائی میں چل رہی ہیں اور "زمیندار" و "بندے ماترم" دونوں کانگریس کے دامن سے وابستہ ہیں تو اصولی طور پر وہی نصب العین ہونا چاہیئے جو کانگریس نے قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے "بندے ماترم" کے حق بجانب ہونے میں "زمیندار" کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے ورنہ اسے چھوڑ کر براہ راست کانگریس کی طرف متوجہ ہونا اور اس کے نصب العین ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

احکام الٰہی افضال الٰہی ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(مورخہ ۵ - مئی ۱۹۲۲ء)

خدا کا انسان پر خاص فضل۔

سورہ فاتحہ اور آیہ شریفہ یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ میں نے نزلہ کی تکلیف کے باعث ایک ہی آیۃ پڑھی ہے۔ اور مختصر طور پر اسی کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں۔

میں نے پچھلے جمعہ بیان کیا تھا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے کہ وہ کمزور انسان کی مدد کے لئے بولتا اور اس کی ترقی کے لئے آپ دروازہ کھولتا ہے یہ انسان کا حق نہیں تھا۔ کہ اس کے لئے ایسا کیا جاتا۔ پرندوں کو یہ طاقتیں نہیں دی گئیں۔ انکو یہ دماغی قوتیں نہیں ملیں مگر خدا ظالم نہیں۔ پھر حیوانات سے بھی کم قوت رکھنے والی چیزیں ہیں۔ ان میں کوئی حرکت نہیں۔ جانور بھاگ سکتے ہیں۔ مگر درخت بھاگ نہیں سکتے۔ گائے ایک آواز نکالتی ہے۔ مگر ایک گیہوں یا مکی کا پودا آم یا توت کا درخت اپنی جگہ سے نہ ہل سکتا ہے نہ آواز نکال سکتا ہے گرمی سردی کے احساس کے اظہار کیلئے درخت کوئی آواز نہیں نکال سکتے۔ ان کو یہ طاقتیں نہیں دی گئیں مگر خدا اس کے باعث ظالم نہیں۔ پس اگر دوسری تمام مخلوق میں یہ طاقتیں نہ رکھنے میں ظالم نہیں تو اگر وہ انسان میں بھی اعلیٰ مقام پر پہنچنے کی طاقت نہ رکھتا تو ظالم نہ کہلاتا کیونکہ انسان اس کی مخلوق ہے۔ پس اس کا انسان کو یہ طاقتیں دینا اس کا فضل ہے۔ اور ان طاقتوں کے استعمال کے ذرائع بتانا اس کے فضلوں میں سے ہے۔ وہ مبارک ساعت ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سے اسکو ہدایت نامہ ملتا ہے۔

خدا کے نبیوں کی شان

خدا تعالیٰ کے نبیوں میں سے کوئی نبی ایسا نہیں کہ اس کے ماننے والوں کو اس کے ماننے پر انتہائی خوشی نہ ہوتی ہو۔ لیکن اگر شریعت لعنت ہوتی۔ تو نبی سب سے زیادہ حقیر سمجھے جاتے۔ کیونکہ دنیا میں سب سے ذلیل ظالم ہوتا ہے اور ظالم سے کوئی محبت کرنا نہیں چاہتا۔ کیا وجہ ہے کہ ماننے والے لوگ انبیاء کو جو شریعت لانیوالے ہوتے ہیں۔ اپنا انتہائی محبوب سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ جو ان کے ساتھ مل بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ اور ایک چھت کے نیچے جمع ہونا نہیں چاہتے۔ جب انبیاء کو شناخت کر لیتے ہیں۔ تو ان پر اپنی جان تک دیدیتے ہیں۔ دنیا میں انکو ایک ہی چیز محبوب اور پیاری ہوتی ہے کہ وہ ان کے راستہ میں اپنی جان مال عزت سب دیدیں ✽

رسول کریمؐ سے صحابہؓ کا عشق

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں میں اکثر مخالف اور چند ماننے والے تھے۔ مگر تمام عرب کے لوگ جنھوں نے آپکو مانا وہ آپکو اپنی ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب سمجھتے تھے۔ اگر شریعت لعنت ہوتی تو اس کے لانیوالے دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل اور حقیر ہوتے مگر برعکس حالت یہ ہوتا ہے کہ شریعت لانیوالوں پر جان تک قربان کرنے سے پرہیز نہیں کیا جاتا۔ حضرت عمرو ابن العاص نے بیس سال تک شدید مخالفت کی۔ وہ معمولی قسم کے مخالف نہ تھے۔ بلکہ ایسے شدید مخالف تھے کہ خود کہتے جب میں مخالف تھا تو بوجہ انتہائی نفرت کے میں رسول کریمؐ کی شکل نہ دیکھ سکتا تھا۔ اور آپکے ساتھ ایک مکان میں اکٹھا ہونا پسند نہ کرتا تھا۔ لیکن پھر جب آپ کی شناخت نصیب ہوئی تو کہتے تھے آپ میری نگاہ میں اسقدر محبوب ہو گئے کہ میں بوجہ رعب کے آپ کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ اور اب اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ آنحضرت صلعم کا حلیہ کیا تھا تو میں نہیں بتا سکتا کیونکہ ایک زمانہ میں نفرت کے باعث نہ دیکھ سکے۔ اور دوسرے زمانہ میں رعب محبت کے باعث نہ دیکھ سکے ✽

غزوۂ حنین میں افراتفری

غزوۂ حنین میں مکہ کے بہت سے لوگ اسلامی مجاہدوں میں شامل ہو گئے تھے۔ اور ان نئے داخل ہونیوالوں کی تعداد ۲ ہزار تھی یہ لوگ صحابہ سے آگے آگے اس خیال سے کہ مسلمانوں کو محسوس کرائیں کہ ہم خدمت اسلام میں پیچھے نہیں۔ کفار نے مقابلہ کے لئے یہ تدبیر کی کہ ایک تنگ راستہ پر دائیں بائیں چند تیر انداز بٹھا دیے کو ڈرے انہوں نے جب تیر اندازی شروع کی تو ۲ ہزار کے ۲ ہزار بھاگ پڑے صحابہ حیران ہو گئے اور ان کے گھوڑے ڈر گئے اور وہ بھاگ پڑے سوائے رسول کریمؐ اور چند مخصوص صحابہ کے سب کے سب پراگندہ اور منتشر ہو گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا گیا کہ آپ بھی پیچھے ہٹ جائیں۔ جسوقت دس بارہ ہزار کا لشکر بھاگ رہا ہو۔ اسوقت کیا حالت ہوگی ظاہر ہے ایک صحابی کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہم کدھر جا رہے تھے ہمیں معلوم تھا کہ نبی کریم پیچھے ہیں ہمارے جانور اس تیزی اور زور سے بھاگ رہے تھے کہ ہم اپنے اونٹوں کی مہاریں اس زور سے کھینچتے تھے کہ ہمارے ہاتھوں سے خون بہتا تھا اور اونٹ کی گردن کھنچ کر اسکی دم کے ساتھ لگ جاتی تھی۔ مگر جب ہم پھر مہار کو ڈھیلا کرتے تھے تو پیچھے مڑنے کی بجائے اونٹ سیدھے بھاگتے تھے ایسی حالت تھی۔ اور اچانک جب بات پیدا ہو جائے انہیں یہی حالت ہوا کرتی ہے کیونکہ آدمی اس کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ اگر اس مجلس میں جبکہ خطبہ جمعہ ہو رہا ہے کوئی شخص اٹھکر شور مچا دے کہ سانپ آگیا یا یونہی اٹھکر چلنا شروع کر دے تو کئی لوگ بھاگ جائیں کیونکہ بے دھیان بیٹھے ہیں۔ صحابہ بھی اسوقت بے دھیان تھے اسوقت رسول کریمؐ نے حضرت عباسؓ سے کہ ان کی آواز بہت بلند تھی کہا کہ بلند آواز سے کہو اے انصار خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ بارہ ہزار کا لشکر بھاگ رہا ہے جانوروں کی خوف سے یہ حالت ہے کہ روکنے سے رکتے نہیں اسوقت یہ آواز بلند ہوتی ہے کہ اے انصار خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ وہی صحابی کہتے ہیں کہ یہ آواز ایسی معلوم ہوئی کہ گویا اسرافیل صور بجا رہا ہے اسوقت یہ کیفیت ہو گئی کہ ہم جانوروں کو موڑتے تھے اگر مڑتے تھے تو خیر ورنہ تلوار سے ان کی گردنیں کاٹ کر الگ کر دیتے اور کود کر پیدل دوڑ پڑتے ✽

رسول کریمؐ سے عشق کی وجہ

یہ محبت اور اخلاص کیا اس شخص سے ہو سکتا ہے جس کے متعلق انسان کا یہ خیال ہو کہ وہ ظالم ہے اور جس کے متعلق یہ سمجھتا ہو کہ میں جس طرح چاہتا تھا۔ کھاتا پیتا تھا اس نے حکم سے کہا نہیں جس طرح میں کہوں اس طرح کھانا پینا ہوگا۔ پھر میں جو چاہتا تھا کھاتا پیتا تھا اس نے کہا نہیں میں جو کہونگا وہ کھانا اور پینا ہوگا۔ میں اپنے مال کو جہاں چاہتا تھا خرچ کرتا تھا مگر اس نے کہا جہاں میں کہونگا وہاں خرچ کرنا ہوگا کیونکہ میں خدا کا قائمقام ہوں اسطرح میری حریت چھن گئی کہا گیا کہ جو ہم کہینگے وہی تم کو کرنا ہوگا میرا قانون وہ تھا جو میں بناتا تھا اس نے کہا نہیں میں تمہیں جو قانون دونگا وہ دو قسم کا ہوگا۔ ایک تو وہ جو خود خدا نے تمہارے لئے مجھے دیا ہے اسپر عمل کرنا ہوگا اور دوسرا وہ قانون جو خدا کے قانون سے نکالکر میں تمہیں دونگا اسپر عمل کرنا ہوگا۔ تجھے اپنے رشتہ داروں سے الگ ہونا ہوگا

اور اپنے وطن کو چھوڑنا ہوگا۔ تیرا وطن وہ ہوگا جو میں تیرے لئے تجویز کرونگا۔ غیر ممالک میں خدمت دین کے لئے جانا ہوگا۔ اگر مسلمان نبی کریم کے متعلق اس قسم کے خیالات کرتے اور ظلم کو آپ کی طرف منسوب کرتے۔ تو آپ کے بلانے پر اس طرح آپ کے گرد جمع نہ ہوتے۔ اگر وہ نمازیں پڑھنے۔ زکوتیں دینے وطن چھوڑنے کو ہلاکت سمجھتے۔ جہاد فی سبیل اللہ کو تباہی جانتے اور ان احکام کو لعنت سمجھتے۔ تو کبھی وہ ایسے جاں نثار ہوتے بلکہ ان کا جاں نثار ہونا بتلاتا ہے۔ کہ انہوں نے تجربہ کر لیا تھا کہ یہ احکام زحمت کے لئے نہیں۔ بلکہ سکھ کے لئے ہیں۔ اگر مشاہدہ کرکے اور اپنی عقلوں سے نہ سمجھ لیتے کہ ان نقصانات کے مقابلہ میں فوائد زیادہ ہیں۔ اور ان فوائد کے مقابلہ میں ہماری تمام قربانیاں حقیر ہیں۔ تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کو لعنت خیال کرتے۔

احکام الٰہی رحمت ہیں

خدا کے احکام پر ہمارے پیشرووں نے ہم سے پہلے عمل کرکے گواہی دی ہے کہ یہ احکام انسان کے دکھ کے لئے نہیں بلکہ سکھ اور راحت کے لئے ہیں۔ اور خدا کے ان فضلوں میں سے ہیں۔ جو انسان کی ترقی کے لئے ہیں۔ لیکن ہمیں اپنے اندر دنیا پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ آیا ہم ان احکام کو خوشی سے بجالاتے ہیں اور ہم ان احکام کی بجا آوری میں راحت خیال کرتے ہیں۔ اور ہماری راحت ایسی ہی ہے جیسی ان کی تھی۔ ہم میں شاذ و نادر ایسے ہیں جنہوں نے ورثہ میں یہ بات نہیں پائی کہ ہم محمد صلعم کے احکام کی پیروی کرینگے۔ جب ہم نے ہوش بھی نہیں سنبھالا تھا۔ اس وقت سے ہمارے کانوں میں یہ پڑ رہا ہے کہ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پیروی کرنا ہے۔ لیکن کیا ہم میں سے بہت سوں کی حالت یہی ہے۔ ہم پہلے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ ہر ایک تکلیف اور ہر ایک ذلت وہ اس راہ میں خوشی سے برداشت کرتے تھے۔ اگر آج کسی شخص کو اطلاع ملے کہ اس کو سرکار دس مربع زمین دیگی تو وہ اس خوشی اور پھرتی سے نہیں اٹھیگا۔ جس خوشی اور پھرتی سے وہ لوگ اس خبر پر اٹھتے تھے۔ کہ ہمیں خدا کی راہ میں جان دینے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ کیا ہماری بھی یہی حالت ہے۔

جنگ احد کا ایک واقعہ

احد کی جنگ میں ایک صحابی یہ اطمینان کرکے کہ فتح ہو چکی ہے آرام سے کھجوریں کھا رہے تھے۔ ان کو خبر ملی کہ مسلمانوں کی فتح۔ شکست سے بدل گئی۔ اور آنحضرت صلعم شہید ہو گئے۔ ان صحابی نے یہ سنکر کھجوریں پھینک دیں اور کہا کہ دیکھو میرے اور جنت کے درمیان یہی کھجوریں ہیں۔ یہ کہکر میدان میں پہنچے اور شہید ہو گئے۔ ان کے ان اعمال سے پتہ لگتا تھا کہ انھوں نے دیکھ لیا تھا۔ اور عقلوں سے سمجھ لیا تھا۔ کہ ان احکام میں بہت فائدہ ہے۔ اگر ہم نماز پڑھتے ہیں تو اس کے بدلہ میں خدا ہمیں دوست کرکے پکارتا ہے خالق زمین و آسمان ہمیں دوست اور محبوب کہتا ہے اس کے مقابلہ میں جو قربانیاں ہیں وہ بالکل ادنےٰ ہیں ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آگ ہو اور جب اس میں کود پڑیں تو اندر باغ ہو۔ پس دنیا کی تکلیفات ان احکام پر عمل کرنے سے ہوتی ہیں وہ ترقیات کا موجب ہوتی ہیں۔

روزوں کا فرض کیا جانا خاص فضل الٰہی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ میں نے پہلے تمہیں اس آیت کے یہ معنے بتائے تھے کہ اے لوگو ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں۔ اور اس میں تم پر کوئی ظلم نہیں کیونکہ تم سے پہلوں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ مگر آج میں تمہیں یہ معنے بتاتا ہوں کہ اے مومنو تم پر آج ہم روزے فرض کرکے ایک فضل کرتے ہیں۔ جو کہ پہلوں پر فرض کرکے ان پر فضل کیا گیا تھا۔ اور ہم اس فضل سے تمکو محروم رکھنا نہیں چاہتے۔ جو یہ ہے کہ تم متقی ہو جاؤ چونکہ روزے تقوے کا ذریعہ ہیں۔ اس لئے فضل ہیں۔ روزے کس رنگ میں تقویٰ کا موجب ہیں۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے۔ اب وقت نہیں اگلی دفعہ انشاء اللہ بیان کرونگا۔ اب اتنی توجہ دلاتا ہوں کہ احکام الٰہی فضل ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا احکام لانے والوں سے محبت نہ کی جاتی۔ ان لوگوں سے محبت کیا جانا بتاتا ہے کہ محبت کرنے والے اس میں فائدہ سمجھتے تھے۔ نادان ہے جو پہلوں کے تجربہ سے فائدہ نہ اٹھائے ان باتوں کو معمولی نہ سمجھو۔ بلکہ خوشی سے بجالاؤ۔ پھر تم دیکھوگے

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(نوشتہ منشی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی)

(بقیہ:۔ ۱۱ راپریل ۱۹۲۲ء)

سُرخی کے چھینٹوں والا کشف سوال پیش ہوا۔ کہ حضرت صاحبؑ کے کشف میں سرخی کے چھینٹے کس طرح پڑ گئے۔

فرمایا۔ قلم دوات نہ تھی۔ بلکہ یہ ایک نظارہ تھا۔ ہوا میں اللہ تعالیٰ نے روشنائی پیدا کر دی۔ اور اس کے چھینٹے ڈلوا دئے۔ تاکہ کشف کی علامت ہو۔ شیطانی خواب کی اس طرح ظاہر علامت نہیں ہوتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت ظاہر کرنے کے لئے چھینٹے ڈلا دئے۔ تاکہ قدرت کا اظہار ہو۔

غیر احمدی کو لڑکی دینے والا سوال پیش ہوا۔ کہ غیر احمدی کو لڑکی دینے والے آدمی کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔

فرمایا۔ کہ اس کی شادی میں کم از کم شامل نہیں ہونا چاہیئے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ بلکہ اس کا چندہ بھی نہیں لینا چاہیئے۔

۱۲ راپریل ۱۹۲۲ء

مسیح موعودؑ کے طفیل اولاد بعد نماز عصر ملتان سے آئے ہوئے ایک شخص نے بیعت کی اور اپنا حال یوں بیان کیا۔ کہ میرے گھر میں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ میں نے دوسری شادی کی۔ اور میں نے عہد کیا۔ کہ اگر میرے گھر اولاد ہوئی۔ اور زندہ رہی تو ساتویں سال قادیان جاؤنگا۔ اور بیعت بھی کروں گا۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے مجھے اولاد دی۔ اور یہ دونوں لڑکے میرے ہمراہ ہیں۔ بڑا لڑکا اب سات سال کا ہے۔ یہ لڑکے حضرت مرزا صاحبؑ کی طفیل خدا نے مجھے دئے ہیں۔

جھوٹ فرمایا۔ عموماً لوگ ایک غرض کو دل میں قائم کرتے ہیں پھر اس کے حصول کے واسطے ہر جائز یا ناجائز ذریعہ کا استعمال جائز سمجھ لیتے ہیں۔ اور اس سے باز نہیں رہ سکتے۔ اگر کسی کو کہا جاوے۔ کہ دیکھو تم جھوٹ بولتے ہو۔ یہ اچھا کام نہیں ہے۔ تو وہ کہتا ہے فلاں آدمی بھی تو جھوٹ بولتا ہے یہ نہیں کہیگا۔ کہ جھوٹ بری چیز ہے لہٰذا میں اس کو ترک کرتا ہوں۔

اگر انسان یہ سمجھتا کہ سچ ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے اور مرنے کے بعد بازپرس ہوگی۔ تو کبھی جھوٹ نہ بولتا۔ بلکہ جہاں جھوٹ بولکر اپنا حق حاصل کر سکتا۔ وہاں اپنا حق بھی چھوڑ دیتا۔ بلکہ اگر کسی عدالت میں پندرہ بیس کیس اس قسم کے پیش ہو کر فیصل ہو جاویں کہ لوگوں نے سچ بولکر اپنا دعویٰ خارج کرا لیا ہو۔ تو ایک وقت آجائے کہ عدالت سمجھ جائے کہ یہ طریق فیصلہ غلط ہے اور حق گوئی کو اخلاقی معاملہ معلوم کر کے ناچار اصلیت کے مطابق اس کو فیصلہ دینا پڑے۔ میرے ساتھ ایسا ہی ایک واقعہ ہوا۔ میں ایک عدالت میں بطور گواہ پیش ہوا۔ مجھ سے سوال ہوا کہ تمہاری فلاں زمین کہاں ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں ہے۔ پھر سوال ہوا۔ کہ جلسہ کے واسطے فلاں مقام سے گذرتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں۔

سوال ہوا۔ پھر تم نے اسکو دیکھا ہوگا۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے نہیں دیکھا۔ اسپر وکیل ایسے طور سے ہنسا کہ گویا یہ جھوٹ ہے۔ کیونکہ اس کو یہ بات ممکن نظر نہ آتی تھی۔ کہ کسی کی زمین ہو۔ اور وہ اسکو نہ دیکھے۔ لیکن مجھے اسپر رحم آتا تھا کہ یہ سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہ کوئی شخص زمین کے پاس سے گذرے اور اسکو علم نہ ہو ٭

(۱۷- اپریل ۱۹۲۲ء)

چودھری رستم علی صاحب مرحوم

کا ذکر تھا۔ فرمایا وہ کورٹ انسپکٹر تھے۔ ان کی اسی روپیہ تنخواہ تھی۔ حضرت صاحب کو خاص ضرورت دینی تھی۔ آپ نے انکو خط لکھا کہ یہ خاص وقت ہے اور چندہ کی ضرورت ہے۔ انہیں دنوں گورنمنٹ نے حکم جاری کیا کہ جو کورٹ انسپکٹر ہیں۔ انسپکٹر کر دئے جائیں۔ جسپر ان کو نیا گریڈ مل گیا۔ اور جھٹ ان کے اسی سے ایک سو اسی روپیہ ہو گئے۔ اسپر انھوں نے حضرت صاحب کو لکھا کہ ادھر حضور کا خط آیا ہے اور ادھر ایک سو اسی روپے ہو گئے۔ اسلئے یہ اوپر کے سو روپیہ میرے نہیں ہیں یہ حضور کے طفیل ملے ہیں۔ اسواسطے وہ ہمیشہ سو روپیہ علیحدہ ہی بھیجا کرتے تھے۔ یہ بات ان کے اخلاص پر دلالت کرتی ہے۔

حفظ قرآن

فرمایا۔ ناصر احمد نے اپنے بھائیوں کو دیکھ کر شرم میں آکر خود بخود ہی اردو پڑھ لیا ہے۔ میں نے تو اسے حفظ قرآن پر ہی لگایا تھا۔ اب اسکو ایک سال باہر پڑھوا کر پھر مدرسہ احمدیہ میں بٹھایا جاویگا۔ مبارک احمد کے بارہ میں خیال ہے کہ پہلے اس کو مدرسہ میں پڑھوا کر پھر حفظ کرایا جائے۔ تاکہ دونوں تجربے ہو جاویں۔ حفظ قرآن تبلیغ میں بہت ممد ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں بعض لوگ قادیان آکر بغیر بیعت کرنے کے واپس چلے جاتے تھے۔ اور وجہ یہ ظاہر کرتے تھے کہ ان کو تو قرآن ہی نہیں آتا۔ لوگوں سے پوچھ پوچھ کر تقریر کرتے ہیں۔

میں نے ایک دفعہ لاہور میں دوران تقریر میں دو تین آیتیں حافظ روشن علی صاحب سے پوچھیں۔ ایک شخص نے رپورٹ شایع کر دی کہ ایک آدمی پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ جہاں بھول جاتے تھے۔ اس سے پوچھتے جاتے تھے۔ میرا حافظہ اس طرح کا ہے کہ جو سورتیں مجھے یاد ہیں انکی بھی میں پوری آیت بعض اوقات پڑھ نہیں سکتا۔ حضرت صاحب کی بھی ایسی ہی عادت تھی۔ حافظہ کے طریق ہوا کرتے ہیں۔ صوفی غلام محمد صاحب جب حافظ نہ تھے اسوقت بھی ضرورت کے وقت ساری آیت پڑھکر سنا دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مولوی صاحب کو یہ گمان ہو گیا تھا کہ ان کو کوئی خاص گر یاد ہے۔ کیونکہ جھٹ آیت نکال دیا کرتے تھے۔ حفظ تو انھوں نے پیچھے کیا ہے۔ کئی دفعہ مولوی صاحب دوران تقریر میں بیان کرتے کرتے جب ایسے مقام پر پہنچتے کہ یہ مضمون قرآن شریف میں ہے تو صوفی صاحب جھٹ معلوم کر لیتے کہ یہ فلاں آیت کی طرف اشارہ ہے۔ اور آیت پڑھ دیتے۔

(۲۰- اپریل ۱۹۲۲ء)

ضرب لگانا

ایک نووارد شخص ضلع جھنگ سے آیا۔ اس نے اللہ کے ذکر کے متعلق دریافت کیا جسے ضرب لگانا کہا جاتا ہے۔

فرمایا:- یہ ذکر کی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ مصلحت وقت کے ماتحت ہندوستانیوں کو خدا کی توحید کا قائل کرنے کے لئے اسوقت کے بزرگان نے جاری کیا تھا۔ تحقیق اسوقت اس ملک میں مسمریزم کا بہت رواج تھا۔ چنانچہ اب تک بھی مدراس کے علاقہ میں اس کا بہت رواج ہے۔ ان لوگوں میں جب اسلامی تعلیم پیش ہوئی۔ تو ان کے جو بزرگ تھے۔ ان کی مثالیں لوگوں کے پیش کیں کہ وہ لوگ ایسے ایسے کمالات دکھاتے تھے۔ اور کہ یہ باتیں ہمارے ہندو مذہب کی صداقت کے دلائل ہیں۔ پس ہم ان کے مقابلہ میں اسلام کو کس طرح سچا مذہب سمجھ لیں۔ اسوقت ان لوگوں کے مقابل پر مسلمانوں نے یہ باتیں پیش کر دیں اور اس طرح سے سمجھایا کہ یہ باتیں کسی مذہب کی صداقت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں۔ رام رام کی جگہ اگر خدا کا نام لیا جاوے تو وہی اثر ہوتا ہے۔ آخر رفتہ رفتہ جو باتیں تعلق باللہ کے ذریعہ سے حاصل ہوتی تھیں وہ تو مٹ گئیں۔ اور صرف نام رہ گیا ٭

عام واقعہ

ایک دفعہ ایک شخص نے اپنا واقعہ بیان کیا تھا کہ وہ کشتی میں بیٹھا ہوا تھا اور [illegible] اسی طرح کی کوشش کرنی شروع کی۔ یہاں تک کہ سب کشتی والوں نے اللہ اللہ کہنا شروع کر دیا۔ لیکن ایک ہندو اس کشتی میں اس قسم کا رہ گیا کہ اسپر اثر نہ ہوا۔ میں نے زور دینا شروع کیا۔ لیکن الٹا میری طبیعت پر اثر ہونے لگ گیا۔ اور میں رام رام کہنے لگ گیا۔ یہاں تک کہ سب کشتی والے رام رام کہنے لگ گئے۔ پس یہ علم جسمانیات سے تعلق رکھتا ہے۔ روحانیات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ ایک کھلی بات ہے جو عام مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں میں بھی بلکہ عیسائیوں میں بھی رائج ہے ٭

مسیح موعود کے متعلق واقعہ

شروع میں جب براہین احمدیہ شائع ہوئی۔ تو ترڈ چھترڈ والوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ جنھیں کتاب پڑھکر حضرت صاحب سے اخلاص پیدا ہوا۔ ایک دفعہ حضرت صاحب ادھر سے گذرے۔ تو آپ نے ان سے ملکر اثنائے گفتگو میں کہا کہ آپ نے بارہ سال کے عرصہ میں کیا سیکھا۔ انھوں نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو کسی آدمی پر ایسی توجہ کروں کہ وہ فوراً پاگل ہو کر گر جاوے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سے آپکو کیا فائدہ ہوا اور اس کو کیا ۔ انھوں نے کہا کہ اب میری سمجھ میں آگیا آئندہ میں یہ کام نہیں کروں گا۔

اصل طریق اذکار ہیں۔ جن سے رُوحانیت پیدا ہوتی ہے۔ باقی طریق مسمریزم کے ہیں۔ اس مقررہ طریق کے مطابق خواہ کوئی ذکر کیا جائے۔ ایک ہی قسم کا اثر ہوگا۔

خلیفہ اول کا واقعہ

حضرت خلیفہ اول رض کو ایک شخص نے کہا کہ حضرت صاحب کے پاس آپ کیوں گئے۔ اگر آپ میرے سامنے دو رکعت نماز پڑھ لیں۔ تو میں عرش پر سجدہ کرا دوں۔ مولوی صاحب نے اسکا خیال کی لغویت پر بحث کرنے کی بجائے مصلحتاً یہ جواب دیا کہ قرآن شریف میں تو حکم ہے کہ کعبہ کو سجدہ کرو۔ اگر میں عرش پر سجدہ کروں۔ تو مجھے کہا جائیگا کہ تم کیوں یہاں آئے۔ اور جب میں عرش پہ پکڑا گیا۔ تو کیا جواب دُوں گا۔

ذکر اللہ

ایک شخص نے سوال کیا کہ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبہم میں تو اللہ اللہ کا ہی ذکر ثابت ہوتا ہے۔ اور کونسا ذکر ہے۔ جو ہر حال میں ہو سکتا ہے۔

فرمایا:۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یاد کرو اللہ کو کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے۔ اب یاد کرنے کی باتیں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کس طرح کیا جاتا ہے۔ دُنیا میں لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص مجھے یاد رہتا ہے۔ لیکن ایسے موقعہ پر وہ اس کا نام لینا شروع نہیں کر دیتا۔ بلکہ اس کی شکل اس کو یاد آجاتی ہے یا اس کی خوبیاں اور اس کی مجلس اور اس کے کام یاد آتے ہیں۔ غرضیکہ اس کی صفتیں یاد آجاتی ہیں۔ ایسا ہی قرآن میں ہمیشہ ذکر سے مُراد اللہ کی صفات کا یاد کرنا ہوتا ہے۔ اس کی صفات اُن جلوہ گریوں پر دلالت کرتی ہیں۔ جو ہم پہ ہوتی رہتی ہیں۔ مثلاً یا رحمٰن سے مُراد یہ ہوگی کہ اے رحمان ہم پر رحمت کر۔ یا غفور کہنے سے یہ مطلب ہوگا کہ اے غفور ہمارے گناہ بخشدے۔ حدیثوں سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ قیامت ایسے گمراہ لوگوں پر قائم ہوگی۔ جو کہ اللہ اللہ کرتے ہونگے۔ لیکن اس ذکر کی تائید میں کوئی بات ثابت نہیں ہے۔

موجودہ صوفیاء کے طریق اللہ کا ذکر

پھر اس نے سوال کیا کہ جو شخص خدا کے حکموں پر بھی چلے۔ اور اللہ تعالیٰ سے محبت بھی کرے۔ اور اس کا نام بھی صوفیاء کے بتائے ہوئے طریق پر لیتا رہے۔ تو کیا کوئی جرم ہے۔

اسپر فرمایا:۔ جرم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ کہ اس کا جرم ہونا آدمی کو معلوم ہو یا نہ ہو۔ ہر حالت میں اسکو سزا دی جاتی ہے۔ مثلاً قاتل خواہ عذر کرے کہ مجھے قتل کا جرم ہونا معلوم نہ تھا۔ لیکن ہر حال میں اسے پھانسی دی جاتی ہے۔

دوسرے یہ کہ اسے جرم کا علم نہ ہو۔ مثلاً کوئی شخص بحالت ناواقفیت کسی ایسی عمارت میں داخل ہو جائے جہاں جانا ممنوع ہو۔ اور اس کا عذر ناواقفیت صحیح ثابت ہو جائے تو وہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایسا ہی مثلاً قرآن شریف میں آتا ہے کہ شرک بالکل نہیں بخشا جاتا پھر حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر ماننا بھی شرک ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ پہلے لوگ جو اس اجتہادی غلطی کی حالت میں فوت ہو گئے ہیں وہ بری ہیں۔ اسی طرح جس کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ اللہ کا ذکر کرنا منع نہیں ہے۔ وہ اگر کرے تو جرم نہیں ہے۔ اگر معلوم ہو جانے کے بعد کریگا۔ تو قصوروار ہوگا۔

ایسا ذکر رسول کریم اور صحابہ نے کیوں نہ کیا

پھر اُس نے پُوچھا کہ کہتے ہیں اللہ اللہ کا ذکر بُرائیوں سے روکتا ہے۔ اسپر فرمایا کہ یہ دعویٰ ہے اوّل دیکھنا یہ ہے کہ اس کام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے اختیار کیا ہے یا نہیں اگر یہ خوبی ہے تو کیا وجہ ہے کہ انھوں نے اس کو اختیار نہیں کیا۔ پھر خدا کے کلام میں ایسی بات کا ہونا ضروری ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے صوفیاء کی کتابوں میں موجود نہیں ہے۔ مثلاً سید عبدالقادر صاحب جیلانی کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں موجود ہیں اسمیں بھی نہیں ہے شہاب الدین صاحب سہروردی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب موجود ہے۔ اسمیں نہیں ہے۔ بلکہ ان میں وہی اوراد ہیں۔ جو قرآن کریم اور احادیث میں درج ہیں۔ امام غزالی۔ شاہ ولی اللہ صاحب سید احمد صاحب بریلوی کی کتابیں موجود ہیں۔ انہوں نے بھی اس قسم کے ذکر نہیں لکھے۔ حالانکہ وہ لوگ ستون تھے۔ اور انھوں نے اپنے اپنے زمانہ میں دین کو سنبھالا ہے۔

چندہ عام پر کوئی اثر نہ پڑنا چاہیئے

عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی کسی خاص چندہ کی تحریک کی جاتی ہے تو چندہ عام پر اس کا ضرور اثر پڑ جاتا ہے یعنی عموماً ضرور چندہ عام میں کچھ نہ کچھ کمی واقع ہو جاتی ہے چونکہ ان دنوں میں بھی ایک خاص تحریک چندہ خاص کی جا رہی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اس تحریک کی وجہ سے چندہ عام پر ہرگز کوئی اثر نہ پڑنا چاہیئے۔ اگر کسی جماعت کے چندہ عام میں کوئی کمی واقع ہوئی۔ تو اس جماعت کی طرف سے جو چندہ خاص وصول ہوگا۔ اسمیں سے چندہ عام کی کمی کے مطابق رقم نکالکر اس جماعت کے چندہ عام میں ڈالدی جائیگی۔ اور اس طرح جو کمی چندہ خاص کی رقم میں واقع ہوگی۔ وہ جماعت مذکورہ کے ذمہ چندہ خاص کی مد میں واجب الادا سمجھی جائیگی۔ لہٰذا احباب اس بات کی خاص احتیاط رکھیں۔ کہ چندہ عام میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو۔

نیازمند:۔ ناظر بیت المال۔ قادیان۔

چندہ خاص کی پہلی قسط

فوری ضروریات کے متعلق احباب کو انعقاد کانفرنس مجلس شوریٰ کے وقت سے اب تک بذریعہ اخبار و دیگر ذرائع اطلاع دیجاتی رہی ہے۔ اور اب چندہ خاص کیلئے جو دو ماہ کے اندر واجب الوصول ہے پہلی قسط کی وصولی کا وقت آگیا ہے۔

۱۵-۱۶ اپریل کو مجلس شوریٰ منعقد ہوئی تھی اس لحاظ سے ایک ماہ ۱۶ مئی ۱۹۲۳ء کو ختم ہوتا ہے۔ لیکن پہلی قسط کی آخری تاریخ ۲۰ مئی ۱۹۲۳ء رکھی گئی ہے۔ ہر جماعت اپنے چندہ خاص [illegible] ۲۰ مئی [illegible] الفضل [illegible] ناظر بیت المال - قادیان۔

(اشتہارات)

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

جلد مستقل خریدار بن جائیے

تفسیر خزینۃ العرفان

کا دوسرا اور تیسرا پارہ شائع ہو گیا

جسمیں مختلف اہم مسائل - سود - طلاق - حلالہ - متعہ - حضرت عزیر کا قصہ - معجزات مسیح پر بحث - ابتلاؤں اور صبر کے متعلق - محبت الٰہی - روزہ کی حقیقت - اور فلاسفی اور مسائل - دعا کی حقیقت اور طریق - شفاعت - آیات متشابہات و محکمات پر لطیف بحث - مس شیطان وغیرہ مفصل اور مدلل درج ہیں - اسکے پہلے حصہ میں نہایت لطیف مضمون ہیں - اس کی بھی تھوڑی کاپیاں باقی ہیں - اور وہ دن قریب ہے کہ احباب کو پہلے حصہ کے لئے طبع ثانی کی انتظار کرنی پڑیگی ہر دو حصہ مجلد کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک - حصہ اول ۱۲؍ - حصہ دوم ۱۲؍ اگلے حصے کی طیاری ان طیار شدہ حصوں کی خریداری پر موقوف ہے - احباب جلد توجہ فرماویں -

عجیب و غریب قابل مطالعہ کتب

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر حضرت مسیح موعود کی لطیف تقریریں - جس میں نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ اور توحید اور اپنے دعاوی کے متعلق مفصل بیان ہے - قیمت ۱۴؍

قرآن شریف مترجم شاہ رفیع الدین صاحب اس کی چند کاپیاں ہیں ملی ہیں - کاغذ موٹا لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے - حاشیہ پر شاہ عبد القادر صاحب کے تفسیری نوٹ ہیں - مجلد ۱۲؍ - احباب جلد منگائیں -

تعویذی عکسی حمائل شریف قد ایک انچ پون انچ چوڑا - ایسا بے نظیر قرآن بلا مبالغہ آج سے پہلے لاکھ روپیہ کو بھی ملنا مشکل ہوگا - وزن ووٹیں ماشہ سے زیادہ نہیں - گھڑی کی زنجیر کے ساتھ لاکٹ کی طرح پر لٹکایا جا سکتا ہے - آپسمیں تحفہ دینے کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں - ایک خوشنما ڈبیہ میں جسمیں خوردبین کا شیشہ لگا ہوا ہے - اس میں بند محفوظ کی ہوئی ہے - قیمت ۱۲؍

خطبات محمود حصہ اول اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے پر معارف خطبات درج ہیں - احباب کو چاہیئے - کہ اول حصہ کو جلد خرید لیں - تاکہ اس کا دوسرا حصہ بھی جلد شائع ہو - قیمت ۱۲؍

اسلام میں اختلاف کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی وہ معرکۃ الآرا تقریر جسمیں حضرت عثمانؓ کے دوران خلافت میں باغیوں اور مفسدوں کی سازش کا بیان ہے شیعیوں کی تردید کے لئے کاری حربہ ہے - قیمت ۱۱؍

تفسیر القرآن حیدرآبادی بامحاورہ ترجمہ اور نوٹ درس حضرت خلیفہ اولؓ قریبا ڈیڑھ ہزار صفحات ہیں - مگر قیمت صرف ۷؍ - مجلد للعہ

مباحثہ لاہور جس میں مولانا فاضل راجیکی صاحب نے پیر بخش لاہوری کے اعتراضات متعلقہ مسئلہ نبوت کے نہایت مسکت اور مفصل جوابات دئیے ہیں - قیمت ۶؍

شہادت مولوی عبد اللطیف صاحب اس کی تھوڑی کاپیاں باقی رہ گئی ہیں - قیمت ۳؍

بحر العرفان حضرت مسیح موعودؑ کی لطیف تقریر قبولیت دعا پر قیمت ۶؍

رہنمائے خاتون عورتوں کو وعظ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قیمت ۲؍

چشمۂ توحید حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی لطیف تقریر سالانہ جلسہ ۱۹۰۶ء قیمت ۲؍

گلزار معرفت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی لطیف نظمیں ۵؍

درثمین اردو مکمل ہمارا دعویٰ ہے - کہ ایسی مکمل درثمین آجتک شائع نہیں ہوئی مجلد ۱۰؍

خطبہ عید الفطر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیمت ۱؍

سلسلہ احمدیہ کی کل کتب پتہ ذیل سے طلب کریں

مستقل خریداری برائے کتب احمدیہ کے لئے احباب کے نام درج ہو رہے ہیں - اسکی طرف احباب جلد کوشش کریں +

کتاب گھر قادیان

ہندوستان کی خبریں

وزیرستان میں ایک فوجی دستے پر قاتلانہ حملہ الہ آباد ۱۰ رمئی۔ وزیرستان سے پائنیر کو رپورٹ پہنچی ہے کہ ۵ رمئی نمبر ۱۰۰ گریڈیر کے ایک دستے پر جبکہ وہ علاقہ ٹوچی خیل میں گھوم رہے تھے۔ دریائے ٹوچی کے قریب میدگی سے ۳ میل مغرب کو تقریباً ۱۰۰ کے قریب حریف قبائل کے آدمیوں نے اچانک حملہ کیا۔ جس سے بہت نقصان جان ہوا۔ ایک ہندوستانی افسر ۲۰ دیگر ہندوستانی عہدہ دار مارے گئے ایک اور ہندوستانی زخمی ہو کر مر گیا۔ ۳۲ رائفل تین ریوالور ۲ ہزار گولیاں ایک ٹومیس بندوق دشمن چھینکر لیگیا۔ دشمن کا نقصان بالکل خفیف ہوا۔

ایک مسلمان خاتون کی شاندار تعلیمی کامیابی بیگم سلطان مؤید زادہ بنت مؤید الاسلام اڈیٹر حبل المتین کا اس سال وکالت کے اول امتحان میں تمام طلبہ (مسلمان ہندو) میں نام اول آیا ہے۔ مجموعہ میں اعلٰے نمبر حاصل کرنے کے علاوہ ہندو (قانون مذہب ہندو) میں آپ تمام طلبا میں اول رہیں۔ امتحان پردہ میں ہوا۔ آپ پہلی مسلمان عورت ہیں جنہوں نے قانون کی تعلیم ہاتھ میں لی۔

صوبہ سرحد کے پنجاب سے الحاق کی کمیٹی کا کام شملہ ۱۰ رمئی۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے متعلق بڑے کمیٹی نے جمعہ کو بعد دوپہر اپنا کام شروع کر دیا۔ ۲ ہفتہ تک شہادت کا کام جاری رہیگا۔ بعد ازاں کمیٹی سرحد کے پانچ اضلاع میں دورہ لگائے گی۔ تاکہ موقع پر مزید شہادت لیجا سکے۔ اور دیگر ضروری واقفیت حاصل کی جائے۔

پٹنہ میں خوفناک آتشزدگی پٹنہ ۸ رمئی۔ حال ہی میں پٹنہ میں تباہی خیز آگ لگی تقریباً ۵۰ گھر جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے خاندان بے خانماں ہو گئے۔ مقامی باشندوں اور حکام نے ان کی امداد کے لئے سرمایہ اعانت کا افتتاح کیا ہے۔

بمبئی ریلوے کے کارخانوں میں آگ ساٹھ ہزار کا نقصان بمبئی ۹ رمئی۔ بی۔ بی اور سی۔ آئی ریلوے کے کارخانوں میں آگ لگ گئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ساٹھ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

مدراس میونسپلٹی میں ایک عورت کی نامزدگی کا سوال مدراس ۱۰ رمئی۔ مدراس میونسپلٹی میں ایک رزولیوشن میں گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ وہ ایک ہندوستانی عورت کو کارپوریشن کا ممبر نامزد کرے۔ تاکہ وہ شہر میں عورتوں اور بچوں کی مخصوص ضروریات کی نگرانی کر سکے۔

وائسرائے نے استعفےٰ نہیں دیا شملہ ۸ رمئی۔ سنڈے اسٹریٹیڈ۔ لندن میں لارڈ ریڈنگ کے استعفےٰ کے متعلق پیشین گوئی کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے اور باخبر حلقوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ لارڈ ریڈنگ نے نہ تو استعفےٰ پیش کیا ہے۔ اور نہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

دہلی سے شملے آنے کا خرچ شملہ سے دہلی۔ اور دہلی سے شملہ جانے میں حکومت ہند کا تین لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔

لاہور میں دو ہندوستانیوں کی توہین کا واقعہ چند دن ہوئے۔ کہ امپائر سینما کے سامنے رات کو دو شریف ہندوستانیوں پر حملہ کیا گیا تھا۔ اور دو معزز ہندوستانی خواتین کی توہین کی گئی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ایک برخاست شدہ افسر گرفتار ہوا ہے پولیس مصروف تفتیش ہے۔

طبیہ کالج دکن میں لڑکیوں کے وظائف ریاست حیدر آباد کے عثمانیہ میڈیکل کالج کے لئے بغرض ترغیب و تحریص فن طبابت انگریزی طبقہ اناث کے لئے حسب ذیل وظائف منظور ہوئے ہیں:۔

(۱) تین وظائف ۴۰۔۴۰ روپیہ ماہوار۔

(۲) بارہ وظائف فی کس مبلغ ۳۰ روپیہ ماہوار۔

وظائف کے ساتھ یہ شرط ہوگی۔ کہ جن طلبا اناث کو سرکار سے یہ مدد ملتی ہو۔ وہ بعد کامیابی ایک مقررہ مدت تک ملازمت سرکار میں پیشہ طبابت انجام دیں۔

ریل گاڑیوں کی ٹکر شملہ ۱۱ رمئی۔ ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ سکھر کا تار ہے کہ کل صبح جیکب آباد سے رک جانے والی نمبر ۲ ڈاؤن مسافر گاڑی اور سکھر سے سیوی جانے والی نمبر ۱۳ اپ مال گاڑی باہم ٹکرا گئیں جس سے تین آدمی ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔

متنازعہ مسجد و مندر کیلئے میونسپلٹی لاہور کا فیصلہ لاہور کی مسجد و مندر کے متعلق آخری فیصلہ یہ ہوا ہے کہ دونوں جماعتوں کو نوٹس دیا جائے کہ اڑتالیس گھنٹے کے اندر میونسپل زمین پر کے حصے عمارت کو اور ۳۰ دن کے اندر بقیہ حصہ عمارات کو گرا دیا جائے۔

مسٹر ظفر علی خاں کے خلاف مقدمہ ہمعصر زمیندار پر سابق پولیس سپرنٹنڈنٹ آئس منگر صاحب نے جو مقدمہ ہتک عزت کا دائر کر رکھا ہے۔ اس کی سماعت ۱۰ رمئی کو ہوئی۔ مسٹر ظفر علی خاں کی حاضری عدالت کا کوئی انتظام عدالت کی طرف سے نہیں کیا گیا تھا۔ مولانا غلام محی الدین قصوری نے عدالت کی توجہ اس طرف دلائی کہ جب تک مسٹر ظفر علی خاں خود نہ آئیں۔ ان کی طرف سے جوابدہی کون کریگا۔ عدالت نے کہا کہ آمد و رفت کا خرچ مسٹر ظفر علی خاں کو برداشت کرنا پڑیگا۔ یہ تسلیم کیا گیا۔ چنانچہ آئندہ پیشی ۱۵ رجون کو مقرر کی گئی ہے۔

اعانت مالیہ مدراس ۱۲ رمئی۔ انجمن اعانت مالیہ کے معتمد صاحب نے فراہمی چندہ کے متعلق حسب ذیل اعلان کیا ہے۔ کہ اب تک کل رقم فراہم شدہ ۳۸۶۹۷۔۵ روپے چار آنے تک پہنچ چکی ہے

ہندوستان کے اخراجات میں تخفیف شملہ ۱۰ رمئی۔ لارڈ انچکیپ نے منظور کر لیا ہے کہ وہ حکومت ہند کی اس کمیٹی کی صدارت کریں گے۔ جو اس کے اخراجات پر غور کرے گی۔ حکومت ہند کے تمام محکموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس کمیٹی کے کام میں ہر قسم کی سہولت پہنچانے کیلئے جلدی کریں یہ کمیٹی ہر محکمہ کے کاروبار پر غور کرے گی۔ اور مرکزی حکومت

ممالک غیر کی خبریں

شاہ برطانیہ بلجیم میں

برسلز۔ ۹ ر مئی۔ شاہ بلجیم اور ملکہ بلجیم نے آج شاہ برطانیہ اور ملکہ برطانیہ کا استقبال کیا۔ جلوس کی گذرگاہ پر بھاری ہجوم نعرہ ہائے مسرت بلند کر رہا تھا ×

مصر اور سوڈان کی علیحدگی

قاہرہ۔ ۸ ر مئی۔ لارڈ ایلنبی کے سوڈان جانے پر ایک سرکردہ سوڈانی شیخ نے کہا کہ سوڈانی ایک علیحدہ قوم ہے۔ اور اس کو اپنے اصولوں پر نشو ونما پانے کی اجازت دینی چاہیئے۔ اس سے اہل مصر کا یہ اندیشہ اور زیادہ ہو گیا ہے۔ کہ سوڈان میں مصر سے علیحدگی کی تحریک جاری ہو گئی ہے۔ آئینی کمشن نے قرار دیا ہے کہ سوڈان مصر کے زیر سیادت ہے۔ اور مصر کا ایک حصہ ہے ×

نیروبی میں ہندوستانی مزدوروں کی ضرورت

نیروبی۔ ۹ ر مئی۔ ایسوسی ایشنوں کی متحدہ انجمن نے اس امر کا انتظام کیا ہے۔ کہ ہندوستان سے اراضی کے لئے جو درخواستیں آئیں۔ ان کا فیصلہ کیا جائے۔ انجمن نے ہندوستان کے بڑے بڑے آدمیوں کے نام ایک چٹھی اس مطلب کی بھیجی ہے کہ مشرقی افریقہ کو کام کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ مگر تنخواہ داروں کے لئے کوئی گنجایش نہیں ×

مصر میں فوجی افسروں کو سزا

قاہرہ ۸ ر مئی۔ ایک پیدل پلٹن کے کمانڈر اور پانچ افسروں کو اس الزام میں علیحدہ کر دیا گیا کہ ۲۰ ر اپریل والی فوج نے بلوائیوں سے باتیں کیں۔ اور ان لوگوں کی حفاظت نہ کی۔ جن پر ہجوم نے حملہ کیا ×

ماسکو میں تعمیر مکانات

لنڈن۔ ۹ ر مئی۔ ایک مشہور برٹش کمپنی کو ماسکو میں نئے مکانات بنانے کے لئے ایک برٹش کمپنی کو ٹھیکہ اور ٹوٹے ہوئے مکانات کی مرمت کے لئے ٹھیکہ دیا گیا ہے ×

چین میں جنگ

ہنکو۔ ۹ ر مئی۔ جنرل فنگ ہو ایک نے جو جنرل وو پی فو کا ایک عیسائی حامی ہے۔ گورنر ہونن کی سپاہ کو شکست دیدی ہے اور کیفنگ فو کی طرف بڑھ رہا ہے ×

اٹلی اور برطانیہ میں سیاسی معاہدہ

پیرس ۱۰ ر مئی۔ جنیوا سے ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ اٹلی اور برطانیہ میں ایک عام سیاسی اور اقتصادی معاہدہ مرتب ہو رہا ہے۔ جسمیں بحیرہ متوسط میں اٹلی کی حیثیت کو محفوظ کیا جائیگا ×

ایک انگریز بیوہ کا تعلیم کے لئے عطیہ

لنڈن ۸ ر مئی۔ سر جان ہوکر کی بیوہ نے تعلیمی اغراض کے لئے ایک لاکھ پونڈ کا گرانقدر عطیہ دیا ہے ×

بخارا میں شدید جنگ

شملہ ۹ ر مئی۔ افغانستان کا ایک با اثر اخبار "اتحاد مشرقی" شورش بخارا پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ بخارا کی حالت روز بروز نازک تر ہوتی جا رہی ہے۔ فیض اللہ صدر جمہوریہ ترکستان تاشقند میں چلے گئے ہیں قبائل کی مدد سے انور پاشا نے مقام دہ نو را پر قبضہ کر لیا ہے اور بولشویک شدید مقابلہ کے بعد پسپا کر دئے گئے ہیں۔ بخارا کے پناہ گزین لگاتار افغانستان میں آ رہے ہیں۔ ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے ×

البانیہ کی خود مختاری

سویڈن نے البانیہ کی خود مختاری تسلیم کر لی ہے ×

جاپان میں شہزادہ ویلز کی سیاحت کا خاتمہ

سباجیا۔ ۷ ر مئی۔ شہزادہ ویلز کل کور میں بحری سامان دیکھینگے اور اس کے بعد منگل کے روز سہ پہر کو منیلا (فلپائن) روانہ ہو جائینگے ×

ارمنیوں اور یہودیوں کے نام اعلان

وزیر داخلیہ حکومت انگورہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اناطولی یہودی اور ارمنی اس شرط سے ہمارے قلمرو میں رہ سکتے ہیں کہ دشمن کے ساتھ سازش میں شریک نہ ہوں۔ اور اپنے پاس اسلحہ ہرگز نہ رکھیں۔ اگر اس حکم کی خلاف ورزی کی گئی تو فوجی قوانین کے مطابق ان سے سلوک کیا جائیگا۔ اور وہ جلاوطن بھی کئے جا سکتے ہیں ×

یونانیوں کی خفیہ سازش اور سمرنا پر قبضہ

لنڈن ۵ ر مئی۔ سمرنا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ممالک غیر میں بسنے والے دولتمند یونانیوں نے کروڑ ہا روپے ایک خفیہ سازش کو تقویت دینے کے لئے بھیجے ہیں۔ اس سازش کا مقصد اتحادیوں کے فیصلہ کے باوجود سمرنا پر قبضہ جمائے رکھنا ہے۔ امریکہ سے دو لاکھ پچاس ہزار پونڈ لنڈن سے ۴۰ لاکھ پونڈ اور قسطنطنیہ سے ۳۰ لاکھ پونڈ روانہ کئے گئے ہیں ×

روس کا نیا مطالبہ

لنڈن۔ ۱۰ ر مئی۔ ڈیلی ہیرلڈ کے نمایندہ سے گفتگو کرتے ہوئے موسیو چچرین نے بیان کیا۔ کہ روسی یادداشت میں ایک ارب ڈالر کا قرضہ مانگا جائیگا۔ جو نقد یا اسباب میں ادا کیا جائے۔ جب ہم قبل از جنگ قرضہ تسلیم کرتے ہیں تو ہمیں کوئی معتد بہ شے ملنی چاہیئے ×

فلسطین میں امریکہ کے حقوق

واشنگٹن۔ جمعیۃ الاقوام کی کونسل کے اجلاس سے پہلے جسمیں مشرق وسطیٰ کی حکم برداریوں کا آخری فیصلہ ہونیوالا ہے۔ اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جو ایک باضابطہ معاہدہ کی شکل میں مرتب کیا جائیگا۔ اسمیں فلسطین پر برطانوی حکم برداری کو امریکہ تسلیم کرتا ہے۔ اور برطانیہ تمام امریکی مفاد کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے ×

ایک ٹکٹ کی قیمت

فرانس میں برطانوی گیانا کا سنہ ۱۸۵۶ء کا ایک ٹکٹ فروخت ہوا ہے۔ جس کی قیمت ساڑھے تین لاکھ فرینک (۷۳۴۸ پونڈ) وصول ہوئی ہے ×

جنیوا کانفرنس میں مناقشہ

جنیوا ۷ ر مئی۔ موسیو بارتھو نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں ظاہر کیا ہے کہ انہیں ہدایت ملی ہیں کہ روس ذاتی املاک کے بارہ میں بلجیم کی تائید کرے۔ اسمیں بلجیم اور برطانیہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا ...